صحابہ پر طعن

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

صحابہ کا احترام تمام امت پر واجب ہے۔ اگر آپ صحابہ سے محبت نہیں کر سکتے تو دین اسلام سے آپ کا کچھ حصہ نہیں ہے، صحابہ شریعت کے ناقل ہیں، ایسا نہیں ہوسکتا کہ ایک شخص شریعت سے محبت کرتا ہو، مگر شریعت کے ناقلین سے نفرت کرتا ہو، اور یہ تو بالکل بھی نہیں ہوسکتا، کہ کملی والے سے تو محبت کی جائے، مگر آپ کے انصار و مددگار صحابہ سے نفرت کی جائے، قرآن و حدیث اور ائمہ دین کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے، صحابہ سے محبت بے حد ضروری ہے۔

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

إِذَا كَانَ الْكُفَّارُ يُغَاظُونَ بِهِمْ فَمَنْ غِيظَ بِهِمْ فَقَدْ شَارَكَ الْكُفَّارَ فِيمَا أَذَلَّهُمُ اللّٰهُ بِهِ وَأَخْزَاهُمْ وَكَبَتَهُمْ عَلٰى كُفْرِهِمْ وَلَا يُشَارِكُ الْكُفَّارَ فِي غَيْظِهِمُ الَّذِينَ كَبَتُوا بِهِ جَزَاءً لِكُفْرِهِمْ إِلَّا كَافِرٌ لِأَنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَكْبِتُ جَزَاءً لِلْكُفْرِ، يُوْضِحُ ذٰلِكَ أَنَّ قَوْلَهٗ تَعَالٰى: ﴿لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ﴾ تَعْلِيقٌ لِلْحُكْمِ بِوَصْفٍ مُّشْتَقٍّ مُنَاسِبٍ لِأَنَّ الْكُفْرَ مُنَاسِبٌ لِأَنْ يُغَاظَ صَاحِبُهٗ فَإِذَا كَانَ هُوَ الْمُوْجِبُ لِأَنْ يَغِيظَ اللّٰهُ صَاحِبَهٗ بِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَمَنْ غَاظَهُ اللّٰهُ بِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَقَدْ وَجَدَ فِي حَقِّهِ مُوْجِبَ ذَاكَ

وَهُوَ الْكُفْرُ .

''کفار صحابہ کی وجہ سے غیظ کا شکار ہوتے ہیں، اسی طرح جو شخص صحابہ کو لے کر غصے میں آجائے اور برا محسوس کرے، اس کا معاملہ بھی کفار والا ہے، کفار کی طرح ذلت، رسائی اور غم اس کا مقدر ہے۔ کفار صحابہ سے بغض کا شکار اپنے کفر کی وجہ سے ہوئے اور بلاشبہ وہ شخص جو صحابہ سے بغض رکھنے میں کفار کا ہمنوا ہو، کافر ہی ہوسکتا ہے۔ کیوں کہ مومن کفر کی وجہ سے رسوا نہیں ہوسکتا۔ اس اجمال کی تفصیل قرآن کریم کی اس آیت سے سمجھی جاسکتی ہے، رب تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ﴾ ''تاکہ ان (صحابہ) کے ذریعہ کفار کو غیظ وغضب میں مبتلا کرے۔'' یعنی صحابہ کے بغض میں مبتلا ہونا کفر کی مشترکہ علت ہے۔ جس طرح کافر کے لئے ضروری ہے کہ وہ صحابہ سے بغض رکھے، یعنی جو کفر کرتا ہے، وہ صحابہ سے بھی بغض رکھنے لگ جاتا ہے۔ اسی طرح جب کوئی بھی بندہ صحابہ سے بغض رکھنے لگ جائے تو وہ لازما کافر بھی ہو جاتا ہے۔

(الصّارم المَسلول، ص 579)

❁ امام مالک بن انس رحمہ اللہ (۱۷۹ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ تَنَقَّصَ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ كَانَ فِي قَلْبِهٖ عَلَيْهِمْ غِلٌّ فَلَيْسَ لَهٗ حَقٌّ فِي فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ .

''جس نے اصحاب رسول ﷺ میں سے کسی صحابی کی شان میں تنقیص کی یا دل میں ان کے متعلق کینہ رکھا، تو مسلمانوں کے مال فے میں اس کا کوئی حق نہیں۔''

(حلية الأولياء لأبي نعيم : 327/6، وسندهٗ صحيحٌ)

۞ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

مَا أَحْسَنَ مَا اسْتَنْبَطَ الْإِمَامُ مَالِكٌ مِنْ هٰذِهِ الْآيَةِ الْكَرِيمَةِ : أَنَّ الرَّافِضِيَّ الَّذِي يَسُبُّ الصَّحَابَةَ لَيْسَ لَهٗ فِي مَالِ الْفَيْءِ نَصِيبٌ لِعَدَمِ اتِّصَافِهٖ بِمَا مَدَحَ اللّٰهُ بِهٖ هٰؤُلَاءِ .

''اس آیت سے امام مالک رحمہ اللہ نے کیا خوب استنباط کیا ہے! کہ جو رافضی صحابہ کو برا بھلا کہتا ہے، اس کا مال فے میں کوئی حصہ نہیں، کیونکہ اس میں وہ وصف نہیں ہوتا، جو وصف اللہ تعالیٰ نے ان (مال فے کے مستحق مومنوں) کا بیان فرمایا ہے۔''

(تفسیر ابن کثیر : 73/8)

۞ امام عبداللہ بن ادریس اودی رحمہ اللہ (۱۹۲ھ) فرماتے ہیں:

لَوْ أَنَّ الرُّومَ سَبَوْا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الرُّومِ إِلَى الْحِيلَةِ ثُمَّ رَدَّهُمْ رَجُلٌ فِي قَلْبِهٖ شَيْءٌ عَلٰى أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَبِلَ اللّٰهُ مِنْهُ ذٰلِكَ .

''اگر رومی لوگ، روم سے حیلہ تک کے تمام مسلمانوں کو قیدی بنا لیں، پھر ایک ایسا شخص، جس کے دل میں اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ذرا بھی بغض ہو، تمام مسلمانوں کو آزاد کرا دے، تو بھی اللہ تعالیٰ اس کا یہ عمل قبول نہیں کرے گا۔''

(السنّة للخلّال : 759، وسندهٗ صحيحٌ)

۞ امام حمیدی رحمہ اللہ (۲۱۹ھ) فرماتے ہیں:

لَمْ نُؤْمَرْ إِلَّا بِالْاِسْتِغْفَارِ لَهُمْ، فَمَنْ سَبَّهُمْ أَوْ تَنَقَّصَهُمْ أَوْ أَحَدًا

مِنْهُمْ فَلَيْسَ عَلَى السُّنَّةِ، وَلَيْسَ لَهٗ فِي الْفَيْءِ حَقٌّ.

''ہمیں صحابہ کے حق میں صرف استغفار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔لہٰذا جس نے تمام صحابہ کو برا بھلا کہا اور ان کی شان میں تنقیص کی یا کسی ایک صحابی کے متعلق ایسا کیا، تو وہ سنت (اسلامی طریقے) پر نہیں ہے اور اس کا مال فے میں کوئی حق نہیں۔''

(رسالة أصول السنّة، ملحقا بآخر مسنده، ص 546)

❁ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (۲۴۱ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ شَتَمَ أَخَافُ عَلَيْهِ الْكُفْرَ مِثْلَ الرَّوَافِضِ، وَمَنْ شَتَمَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَأْمَنُ أَنْ يَكُونَ قَدْ مَرَقَ عَنِ الدِّينِ.

''جو (صحابہ کو) برا بھلا کہے، مجھے اس پر کفر کا خدشہ ہے، جیسے روافض ہیں۔ جس نے اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہا، مجھے اس کے متعلق خوف ہے کہ وہ دین سے نکل جائے۔''

(السّنّة للخلّال: 780، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ علامہ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا رَأْسُ مَالِهِمُ الْبُهْتُ وَالتَّكْذِيبُ وَالْوَقِيعَةُ فِي السَّلَفِ.

''روافض کا دین میں کوئی حصہ نہیں۔ ان کا شیوہ بہتان بازی، جھوٹ اور اسلاف امت (صحابہ وغیرہ) کی شان میں تنقیص کرنا ہے۔''

(مَعالِم السّنن: 6/2، شرح النّووي: 203/1)

❁ ابو منصور عبد القاہر بن طاہر بغدادی رحمہ اللہ (۴۲۹ھ) فرماتے ہیں:

قَالُوا بِتَكْفِيرِ كُلِّ مَنْ أَكْفَرَ وَاحِدًا مِنَ الْعَشْرَةِ الَّذِينَ شَهِدَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجنَّةِ وَقَالُوا بِمُوَالَاةِ جَمِيعِ أَزْوَاجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكْفَرُوا مَنْ أَكْفَرَهُنَّ أَوْ أَكْفَرَ بَعْضَهُنَّ .

''اہل علم نے عشرہ مبشرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک کی بھی تکفیر کرنے والے کی تکفیر کی ہے۔ سب ازواج مطہرات سے محبت واحترام کا حکم دیا ہے اور تمام امہات المؤمنین یا کسی ایک کی تکفیر کرنے والے کی تکفیر کی ہے۔''

(الفَرق بین الفِرَق، ص 353)

❁ نیز فرماتے ہیں:

أَلْإِمَامِيَّةُ الَّذِينَ أَكْفَرُوا أَخْيَارَ الصَّحَابَةِ ...... فَإِنَّا نُكَفِّرُهُمْ كَمَا يُكَفِّرُونَ أَهْلَ السُّنَّةِ وَلَا تَجُوزُ الصَّلَاةُ عَلَيْهِم عِنْدَنَا وَلَا الصَّلَاةُ خَلْفَهُمْ .

''امامیہ شیعہ کبار صحابہ کی تکفیر کرتے ہیں۔......وہ اہل سنت کی تکفیر کرتے ہیں، ہم بھی ان کی تکفیر کرتے ہیں، ہمارے نزدیک نہ ان کی نماز جنازہ پڑھنا جائز اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔''

(الفَرق بین الفِرَق، ص 350)

❁ علامہ ابن حزم اندلسی رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الرَّوَافِضَ لَيْسُوا مِنَ الْمُسْلِمِينَ .

”روافض مسلمان نہیں ہیں۔“

(الفِصل في المِلَل والأهواء والنِّحل : 65/2)

✿ **علامہ ابومظفر طاہر بن محمد اسفرایینی رحمہ اللہ (۴۷۱ھ) فرماتے ہیں:**

اِعْلَمْ أَنَّ جَمِيْعَ مَنْ ذَكَرْنَاهُمْ مِنْ فِرَقِ الْإِمَامِيَّةِ مُتَّفِقُوْنَ عَلٰى تَكْفِيْرِ الصَّحَابَةِ وَيَدَّعُوْنَ أَنَّ الْقُرْآنَ قَدْ غُيِّرَ عَمَّا كَانَ وَوَقَعَ فِيْهِ الزِّيَادَةُ وَالنُّقْصَانُ مِنْ قِبَلِ الصَّحَابَةِ وَيَزْعُمُوْنَ أَنَّهٗ قَدْ كَانَ فِيْهِ النَّصُّ عَلٰى إِمَامَةِ عَلِيٍّ فَأَسْقَطَهُ الصَّحَابَةُ عَنْهُ وَيَزْعُمُوْنَ أَنَّهٗ لَا اعْتِمَادَ عَلَى الْقُرْآنِ الْآنَ وَلَا عَلٰى شَيْءٍ مِنَ الْأَخْبَارِ الْمَرْوِيَةِ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَيَزْعَمُوْنَ أَنَّهٗ لَا اعْتِمَادَ عَلَى الشَّرِيعَةِ الَّتِي فِي أَيْدِي الْمُسْلِمِيْنَ وَيَنْتَظِرُوْنَ إِمَامًا يَسَمُّوْنَهُ الْمَهْدِيَّ يَخْرُجُ وَيُعَلِّمُهُمُ الشَّرِيْعَةَ وَلَيْسُوْا فِي الْحَالِ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ الدِّيْنِ وَلَيْسَ مَقْصُوْدُهُمْ مِنْ هٰذَا الْكَلَامِ تَحْقِيْقِ الْكَلَامِ فِي الْإِمَامَة وَلٰكِنْ مَقْصُوْدُهُمْ إِسْقَاطُ كُلْفَةِ تَكْلِيْفِ الشَّرِيْعَةِ عَنْ أَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَوَسَّعُوْا فِي اسْتِحْلَالِ الْمُحَرَمَاتِ الشَّرْعِيَّةِ وَيَعْتَذِرُوْا عِنْدَ الْعَوَامِ بِمَا يَعُدُّوْنَهٗ مِنْ تَحْرِيْفِ الشَّرِيْعَةِ وَتَغْيِيْرِ الْقُرْآنِ مِنْ عِنْدِ الصَّحَابَةِ وَلَا مَزِيْدَ عَلٰى هٰذَا النَّوْعُ مِنَ الْكفْرِ إِذْ لَا بَقَاءَ فِيْهِ

عَلٰى شَيْءٍ مِنَ الدِّيْنِ .

”جان لیجئے! امامیہ کے جتنے بھی فرقوں کا ہم نے تذکرہ کیا، تکفیر صحابہ پر سب کا اتفاق ہے، قرآن مجید میں تغیر و تبدل کا دعویٰ کرتے ہیں، کہتے ہیں صحابہ نے اس میں کمی و بیشی و تحریف کی ہے، جن نصوص میں علی رضی اللہ عنہ کی امامت کا ذکر تھا، انہیں حذف کر دیا، ان کے خیال میں قرآن، احادیث نبویہ اور موجودہ شریعت پر اعتماد درست نہیں، وہ مہدی کے منتظر ہیں، جو خروج کے بعد انہیں شریعت سکھائیں گے، فی الحال وہ دین کے کسی جزء پر کاربند نہیں ہیں، اس سے ان کی غرض مسئلہ امامت کی تحقیق ہرگز نہیں، بلکہ صرف شرعی پابندیوں سے آزادی ہے، انہوں نے شرعی محرمات کافی حد تک حلال سمجھ رکھی ہیں اور عوام (کی آنکھوں میں دھول ڈالتے ہوئے ان) کے سامنے شریعت و قرآن کے محرف ہونے کا بہانہ بناتے ہیں، اس سے بڑھ کر کفر کیا ہوسکتا ہے؟ اس لیے دین اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔“

(التّبصير في الدين، ص 24-25)

۞ علامہ ابن ابی یعلی رحمہ اللہ (۵۲۶ھ) فرماتے ہیں:

لَيْسَتِ الرَّافِضَةُ مِنَ الْإِسْلَامِ فِي شَيْءٌ .

”روافض کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔“

(طبقات الحنابلة :33/1)

۞ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

سَبُّ أَصْحَابِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَنَقُّصُهُمْ أَوْ أَحَدٍ مِّنْهُمْ

مِنَ الْكَبَائِرِ الْمُحَرَّمَةِ .

''نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ کو برا بھلا کہنا اوران کی شان میں تنقیص کرنا یا کسی ایک صحابی کے متعلق ایسا کرنا کبیرہ گناہ ہے اور حرام ہے۔''

(إكمال المعلم بفوائد مسلم : 580/7)

❁ نیز فرماتے ہیں:

لَا امْتِرَاءَ فِي كُفْرِ الْقَائِلِينَ بِهٰذَا؛ لِأَنَّ مَنْ كَفَرَ الْأُمَّةَ كُلَّهَا وَالصَّدْرَ الْأَوَّلَ فَقَدْ أَبْطَلَ نَقْلَ الشَّرِيعَةِ وَهَدَمَ الْإِسْلَامَ .

''جو لوگ یہ بات کرتے ہیں (کہ صحابہ کافر تھے) ان کے کفر میں کوئی شک وشبہ نہیں، کیونکہ جس نے پوری امت اور صدر اول (کے مسلمانوں) کو کافر کہا، اس نے گویا (احکامِ) شریعت کی نقل کو باطل ٹھہرایا اور دین اسلام کو منہدم کر دیا۔''

(إكمال المعلم بفوائد مسلم : 412/7)

❁ علامہ ابوسعد سمعانی رحمہ اللہ (۵۶۲) فرماتے ہیں:

اِجْتَمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى تَكْفِيرْ الْإِمَامِيَّةِ لِأَنَّهُمْ يَعْتَقِدُوْنَ تَضْلِيْلَ الصَّحَابَةِ وَيُنْكِرُوْنَ إِجْمَاعَهُمْ وَيَنْسِبُوْنَهُمْ إِلٰى مَا يَلِيْقُ بِهِمْ .

اُمت مسلمہ امامیہ کی تکفیر پر متفق ہے، جنہوں نے صحابہ کرام کے متعلق گمراہی کا عقیدہ رکھا، ان کے اجماع کا انکار کیا اور ان کی طرف ایسی باتیں منسوب کر ڈالیں، جو ان کی شایانِ شان نہیں تھیں۔''

(الأنساب : 365/6)

❁ نیز فرماتے ہیں:

اِجْتَمَعَتِ الْإِمَامِيَّةُ عَلٰى تَضْلِيْلِ الصَّحَابَةِ حَيْثُ جَعَلُوا الْإِمَامَةَ لِغَيْرِ عَلِيٍّ.

''امامیہ صحابہ کو گمراہ سمجھنے پر متفق ہیں کہ جنہوں نے امامت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی دوسرے کے سپرد کر دی۔''

(الأنساب: 365/6)

❁ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (٦٧١ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ نَقَّصَ وَاحِدًا مِّنْهُمْ أَوْ طَعَنَ عَلَيْهِ فِي رِوَايَتِهٖ فَقَدْ رَدَّ عَلَى اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَأَبْطَلَ شَرَائِعَ الْمُسْلِمِينَ.

''جس نے کسی صحابی کی شان میں تنقیص کی یا اس کی روایت میں اس پر طعن کیا، تو اس نے اللہ رب العالمین پر رد کیا اور مسلمانوں کے شرعی احکام کو باطل ٹھہرایا۔''

(تفسير القرطبي: 297/16)

نیز فرماتے ہیں:

مَنْ نَسَبَهٗ أَوْ وَاحِدًا مِّنَ الصَّحَابَةِ إِلٰى كَذِبٍ فَهُوَ خَارِجٌ عَنِ الشَّرِيعَةِ، مُبْطِلٌ لِلْقُرْآنِ طَاعِنٌ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''جس نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ یا کسی بھی صحابی کو جھوٹ کی طرف منسوب کیا، وہ شریعت اسلامیہ سے خارج، قرآن کو جھٹلانے والا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کرنے والا ہے۔''

(تفسير القرطبي: 298/16)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ سَبَّ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ حَرَامٌ مِنْ فَوَاحِشِ الْمُحَرَّمَاتِ سَوَاءٌ مَنْ لَابَسَ الْفِتَنَ مِنْهُمْ وَغَيْرُهُ لِأَنَّهُمْ مُجْتَهِدُونَ فِي تِلْكَ الْحُرُوبِ مُتَأَوِّلُونَ.

''جان لیجئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنا حرام ہے اور حرام فحش گوئی میں سے ہے۔ اس مسئلہ میں سب صحابہ برابر ہیں، چاہے وہ ان فتنوں کا شکار ہوئے ہوں یا نہ ہوئے ہوں، کیونکہ وہ ان جنگوں میں اجتہاد اور تاویل کی بنا پر شریک ہوئے۔''

(شرح النّووي: 93/16)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (٧٢٨ھ) فرماتے ہیں:

''جو اس حد تک کہہ دے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سوائے معدودے چند، تمام صحابہ مرتد یا فاسق ہو گئے تھے، اس کے کفر میں ذرا برابر بھی شک نہیں ہے، کیونکہ یہ ان کی ثنا ورضا پر مبنی بے شمار نصوص قرآنی کا منکر ہے، بلکہ جو (جان بوجھ کر) ایسے کے کفر میں متردد ہو، اس کا کفر بھی متعین ہے۔ اس قول کا تقاضا ہے کہ (نعوذ باللہ!) یہ امت سب سے بری ہے، جسے لوگوں کی صلاح وفلاح کے لیے پیدا کیا گیا ہے، اس کے پہلے لوگ سب سے برے اور خیر القرون کی اکثریت کافر، فاسق اور شر القرون تھے۔ ایسے شخص کا کفر ضروریات دین سے ثابت ہے۔''

(الصّارم المَسلول، ص 586-587)

❁ علامہ سبکی رحمہ اللہ (٧٥٦ھ) فرماتے ہیں:

حَاصِلُهُ أَنَّا نُكَفِّرُ مَنْ يُكَفِّرُ مَنْ نَحْنُ نَقْطَعُ بِإِيمَانِهِ إِمَّا بِنَصٍّ أَوْ إِجْمَاعٍ.

''جس کے ایمان کو ہم نص یا اجماع کی بنا پر قطعی سمجھتے ہیں، اس کی تکفیر کرنے والے کو ہم کافر سمجھتے ہیں۔''

(فتاوى السّبكي: 586/2)